سوال

(30) زیور طلائی و نقرائی کی زکوۃ کی نسبت کیا حکم ہے، ۔

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

زیور طلائی و نقرائی کی زکوۃ کی نسبت کیا حکم ہے، دی جائے یا نہ دی جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مستعملہ زیور کی زکوۃ میں اختلاف ہے، میرے ناقص علم میں واجب نہیں، دیوے تو اچھا ہے۔ (اہل حدیث امر تسر ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ)

تنقید: ... از مولانا ابو الصمصام عبد السلام صاحب مبارک پورا عظم گڑھ

جامع ترمذی شریف میں ہے:

((فرأى بعض اهل العلم من اصحاب النبى ﷺ والتابعين فى المحلى زكوٰة ما كان منه ذهب وفضة وبه يقول سفيان الثورى وعبد الله بن المبارك))

''یعنی بعض صحابہ اور تابعین کے نزدیک سونا اور چاندی کے زیور میں زکوۃ ہے، اور سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔''

تحفۃ الاحوذی میں عمدۃ القار شرح بخاری سے منقول ہے کہ یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب کا ہے اور ایسا ہی حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے اور سعید بن المسیب اور سعید بن جبیر اور عطار اور محمد بن سیرین اور جابر بن زید اور مجاہد اور زہری اور طاؤس اور میمون بن مہران اور ضحاک اور علقمہ اور اسود اور عمر بن عبد العزیز اور ذر الہمدانی اور اوزاعی اور ابن شبرمۃ اور حسن بن یحیٰ اور ابن المنذر اور ابن حزم کا قول ہے کہ (زیور میں) زکوۃ واجب ہے، ظاہر کتاب اور سنت کی رو سے۔

اور سبل السلام سے منقول ہے کہ اس مسئلہ میں چار قول ہیں، **ایک قول** یہ ہے کہ زکوۃ واجب ہے، اور یہ مذہب ہے، بدویہ اور سلف کی ایک جماعت کا اور امام شافعی کا، ان کے ایک قول کے مطابق، **دوسرا قول** یہ ہے کہ زیور میں زکوۃ نہیں ہے، اور یہ مذہب ہے، امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی کا، ان سے ایک قول کے مطابق کیونکہ سلف سے اقوال وارد ہیں، مثلاً ابن عمر رضی اللہ عنہ، اور عائشہ رضی اللہ عنہا، اور انس رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ وغیرہ کے آثار اور جابر رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے: ((لیس فی الحلی الزکوٰۃ)) سو وہ موضوع اور بے اصل ہے، ملاحظہ ہو تحفۃ الاحوذی ص ۱۲ ج ۱۲۲ منہ جو مقتضی ہیں کہ زیور میں زکوۃ نہیں ہے، لیکن حدیث صحیح مل جانے کے بعد آثار بے اثر و بے کار ہیں۔

تیسرا قول: ... یہ ہے کہ زیور عاریتاً دینا ہی اس کی زکوۃ ہے، چنانچہ دار قطنی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور اسما بنت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

چوتھا قول: ... یہ ہے کہ صرف ایک مرتبہ زکوۃ دینا واجب ہے، اس کو بیہقی نے حضرت انس سے روایت کیا ہے، اور سب سے زیادہ ظاہر قول دلیل اور صحیح حدیث وقوی کی رو

سے یہ ہے کہ زکوٰۃ واجب ہے۔

حضرت مولانا محمد عبدالرحمن صاحب مبارک پوری شارح ترمذی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہیل کہ میرے نزدیک ظاہر اور راجح قول یہ ہے کہ سونا اور چاندی کے زیوروں میں زکوٰۃ واجب ہے، یہ احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔

پہلی حدیث! ((روی ابو داوٗد فی سننہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ اتت رسولا اللہ ﷺ ومعہا ابنۃ لہا وفی ید ابنتہا مسکتان غلیظتان فی ذھب فقال لہا اتعطین زکوۃ ھذا قالت لاقال ایسرک ان یسورک اللہ بھما یوم القیمۃ سوارین من نار فالقتھما الی النبی ﷺ وقالتھما للہ ولرسولہ قال الزیلعی فی نصب الرایۃ بعد ذکر حدیث ابی داوٗد ھذا ما لفظہ قال ابن القطان فی کتابہ اسنادہ صحیح وقال المنذری فی مختصرہ اسنادہ لامقال فیہ الخ))

''یعنی عمرو بن شعیب سے رویات ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، اور اس کے ساتھ اس کی ایک لڑکی تھی، اور اس لڑکی کے ہاتھ میں سونے کے دو بھاری کنگن تھے، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ دی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں پس آپ نے فرمایا: کیا تمہیں پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ پہنائے قیامت کے دن انہیں دو کنگنوں کے بدلے میں دو کنگن آگ کے، پس انہوں نے وہ کنگن نکال کر نبی ﷺ کی طرف ڈال دیئے اور عرض کیا کہ یہ دونوں اللہ اور رسول کے لیے ہیں۔''

دوسری حدیث! ((عن ام سلمۃ انہا کانت تلبس اوضاحا من ذھب فقالت یا رسول اللہ اکنز ھو فقال اذا اذیت زکوۃ فلیس بکنز اخرجہ ابو داوٗد والدار قطنی وصحہ الحاکم کذا فی بل ﷺ گ المرام وقال الحافظ فی الدرایۃ قواہ ابن دقیق العید))

''یعنی ام سلمہ سے رویات ہے کہ وہ سونے کے زیور پہنتی تھیں پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا یہ کنز ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر تم نے اس کی زکوٰۃ دی ہے تو کنز نہیں ہے۔''

تیسری حدیث: ((عن عبد اللہ بن شداد انہ قال دخل علی عائشۃ زوج النبی ﷺ فقالت دخل رسول اللہ ﷺ فرأی فی یدی فتخات من ورق فقال ما ھذا یا عائشۃ فقلت صنعتھن اتزین لک یا رسول اللہ قال اتوٗدین زکوتھن قلت لا او ماشاء اللہ قال ھو حسبک من النار۔ رواہ ابو داوٗد واخرجہ الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ وقال الحافظ فی الدرایۃ قال ابن دقیق العید ھع علی شرط مسلم))

''یعنی عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، تو آپ نے کہا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، پس میرے ہاتھ میں سونے کی انگشتری دیکھ کر فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ان کو بنایا ہے، تاکہ زینت کروں میں آپ کے واسطے، پس آپ نے فرمایا: تم نے ان کی زکوٰۃ دی ہے، میں نے کہا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کافی ہے، تیرے لیے جہنم سے۔''

چوتھی حدیث: ((عن اسماء بنت یزید قالت دخلت انا دخالتی علی النبی ﷺ وعلینا اسورۃ من ذھب فقال لنا اتعطیان زکوتھا فقلنا لاقال اما تخافان ان یسورکما اللہ سورۃ من نار ادیا زکوتھا۔ ذکرہ الحافظ فی التلخیص وسکت عنہ وقال فی الدرایۃ فی اسنادہ فقال قال صاحب تحفۃ الاحوذی فقی صحۃ حدیث یزید نظر لکن لاشک فی انہ یصلی للاستشھاد انتھیٰ))

''یعنی اسما بنت یزید سے روایت ہے، انہوں نے کہا میں اور میری خالہ رسول اللہ کے پاس گئیں، اور ہم سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے، پس آپ نے پوچھا: کیا تم نے زکوٰۃ دی ہوئی ہے؟ ہم نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: کیا تم ڈرتی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے کنگن پہنائے، ان کی زکوٰۃ دے دو۔''

پانچویں حدیث: ((عن فاطمۃ بنت قیس قالت اتیت النبی ﷺ بطوق فیہ سبعون مثقالا من ذھب فقلت یا رسول اللہ خذ منہ فریضۃ فاخذ منہ مثقالا وثلاثۃ ارباع مثقال اخرجہ الدار قطنی وفی اسنادہ ابو بکر الھذلی وھو ضعیف ونصر بن مزاحم وھو اضعف منہ وتابعۃ عباد بن کثیر اخرجی ابو نعیم فی ترجمۃ شیبان بن ذکریا فی تاریخ کذا فی الدرایہ۔))

''یعنی فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک طوق لائی جو ۷۰ مثقال سونے کا تھا، میں نے عرض کیا کہ آپ اس فریضہ لے لیں، پس آپ نے اس میں سے پونے دو مثقال لے لیا۔''

چھٹی حدیث: ((عن عبد اللہ بن مسعود قال قلت النبی ﷺ ان لامرأتی علینا من عشرین مثقالا قال واسنادہ ضعیف جداً اخرجہ الدار قطنی کذا فی الدرایۃ))

''یعنی عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا، میری بیوی کے پاس ۲۰ مثقال سونے کا ایک زیور ہے، تو آپ نے فرمایا: پس اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔''

الحاصل سونے اور چاندی کے زیور میں زکوٰۃ واجب ہے، اور عدم وجوب کے ثبوت میں جو آثار ذکر کیے جاتے ہیں، وہ ان احادیث کے سامنے بے اثر ہیں، رہی جابر کی حدیث مرفوع ((لیس فی الحلی زکوٰۃ)) سو وہ باطل اور موضوع ہے، ((کذا فی تحفۃ الاحوذی ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب))

الحدیث: ... مزید تفصیل مسلک الختام وغیرہ میں بھی دیکھنی چاہیے، یہ سب مذاہب اور اقوال کتب شروع حدیث میں درج ہیں، ہر ایک جماعت اپنے خیال کو اقویٰ سمجھتی ہے، واللہ اعلم۔ (۲۲ستمبر ۱۹۳۹ئ)

دیگر: ... زیور میں زکوٰۃ فرض واجب نہیں، اگر کوئی ادا کرے تو اچھا ہے، وجوب یا فرضیت ثابت کرنے کے لیے دلیل قوی قطعی کی ضرورت ہے، مسئلہ ہذا کے متعلق جس قدر احادیث بیان کی جاتی ہیں، ان میں سے ایک بھی ضعف سے خالی نہیں، حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا مسلک یہی ظاہر کیا ہے، (اعلام) محدثین سے امام مالک واحمد و شافعی رحمۃ اللہ علیہم بھی عدم وجوب کے قائل ہیں۔ (سبل السلام) (اہل حدیث ۱۹ستمبر ۱۹۴۱ئ)

جواب: ... سونے اور چاندی کے مستعمل زیورات کی نسبت مختلف روایات کے پیش نظر میرا خیال ہے کہ زکوٰۃ احتیاطاً دے دینی چاہیے۔ (حضرت مولانا عبد الغفور (ملا فاضل) بسکو ہری)

بعض: ... علماء کا مذہب ہے کہ زیور کا مگنی دے دینا بھی اس کی زکوٰۃ نکالنے کے مترادف ہے، بعض نے کہا ہے، مستعمل زیوروں میں صرف ایک بار ادائیگی زکوٰۃ فرض ہے، یہ اختلاف اٹھارہ بیس اقوال پر مشتمل ہے، وجوب زکوٰۃ کے لیے جس ٹھوس اور بلا اختلاف ثبوت قطعی کی ضرورت ہے، ایسی کوئی دلیل میری نظر سے نہیں گزری، جہاں تک میں نے غور کیا ہے دلائل کی رو سے زیور مستعملہ میں زکوٰۃ کا وجوب ثابت نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۴۴۵)

توضیح: ... نفس سونے اور چاندی کی زکوٰۃ قرآن وحدیث کے قطعی دلائل سے ثابت ہے جس میں کسی کو اختلاف نہیں۔

باقی رہا سونے اور چاندی کی ہائیت بدل جانے کے بعد زیورات کی شکل میں تو اس کے متعلق چھ حدیثیں نقل کی گئی ہیں، ان میں صحیح بھی ہیں، اور ضعیف بھی یقوی، بعضہا بعض کے اصول کے مطابق قابل عمل ہیں، کتاب وسنت کا عموم بھی اس کا مؤید ہے، اس کے علاوہ کوئی ایسی صحیح حدیث نہیں ہے جو زیورات کی زکوٰۃ کو مستثنیٰ کرے، صرف علماء کے اقوال ہیں، جو کتاب وسنت کے عمومات کو مخصوص نہیں کر سکتے، لہٰذا صحیح اور قوی مسلک ہے کہ زیورات کی زکوٰۃ فرض ہے،

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 7 ص 97-101